بلیٹن نمبر 27

10 جنوری، 2022

پاکستان کورونا وائرس سِوا ایکٹس مہم

دو سال تک اوپن سوسائٹی فاؤنڈیشن (او ایس ایف) کے تعاون سے چلنے والی سوک ایکٹس مہم کے ذریعے کورونا وائرس سے متعلق جعلی خبروں، غلط معلومات اور افواہوں کے خاتمے کی کوششیں کی گئیں۔

اب اس سے آگے بڑھتے ہوئے، معلومات کے تبادلے کے صحت مندانہ ماحول کو فروغ دیا جائے گا جس میں ہم پاکستان میں جعلی خبروں اور غلط معلومات کے وسیع پیمانے پر روکنے کی کوششوں میں معاونت کریں گے۔ اگر کرونا وائرس کی کوئی نئی لہر سامنے نہیں آتی تو ضروری نہیں کہ ہماری مہم کا بنیادی محور کورونا وائرس ہو۔ ہمارا منصوبہ ہے کہ ہم صحت کے حادثات سے جڑی جعلی خبروں (مثلاً پولیو، جو آج بھی پاکستان میں ایک بڑے چیلنج کے طور پر موجود ہے اور لوگوں میں اس کی ویکسین نہ لگوانے کی ہچکچاہٹ کی بڑی وجہ جعلی خبروں کا پھیلنا ہے)، سیاست، سماجی واقتصادی پابندیوں اور دیگر متعلقہ مسائل سے نمٹنے پر اپنی توجہ مرکوز رکھیں گے۔

اس بلیٹن میں جانئے

- کورونا وائرس اور ویکسی نیشن کے کیسز سے متعلق اپڈیٹس۔
- فاطمہ جناح یونیورسٹی میں اظہار رائے کی آزادی، جھوٹی خبروں، اور غلط معلومات کے اثرات سے نمٹنے کے بارے میں منعقد کئی گئی تفصیلی رپورٹ۔
- جعلی خبروں کو روکنے کے طریقے

کووِڈ19 ڈیش بورڈ
(پاکستان)

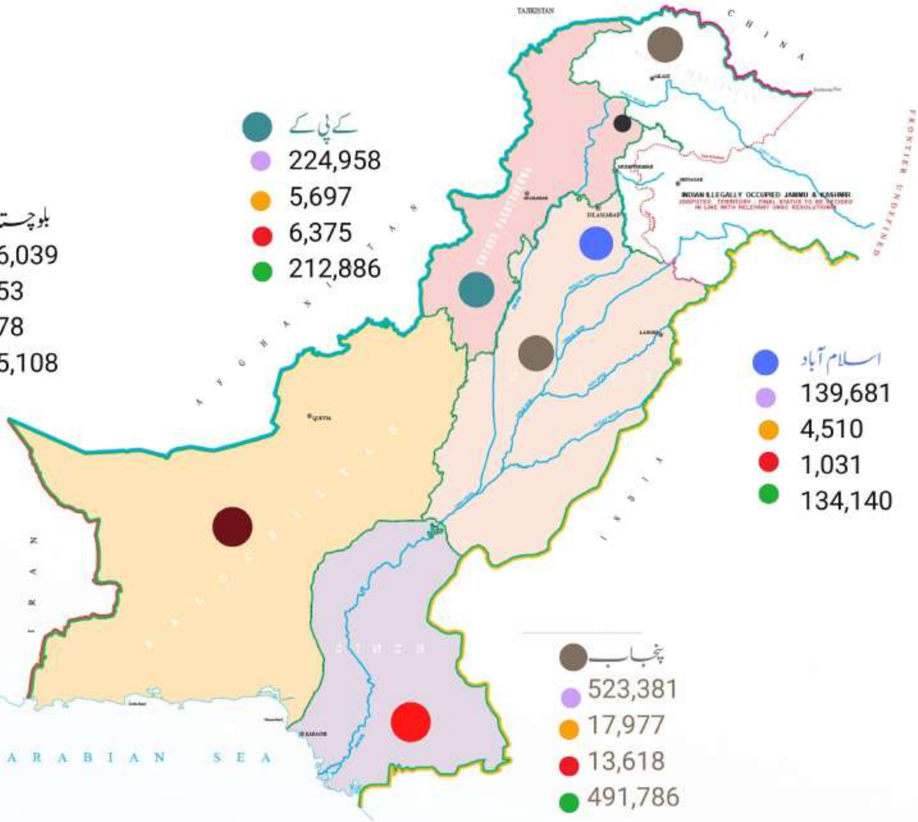

کے پی کے
- 224,958
- 5,697
- 6,375
- 212,886

کشمیر
- 44,340/12,089
- 1,030/352
- 793/191
- 42,517/11,546

بلوچستان
- 36,039
- 553
- 378
- 35,108

اسلام آباد
- 139,681
- 4,510
- 1,031
- 134,140

سندھ
- 595,488
- 19,998
- 8,253
- 567,237

پنجاب
- 523,381
- 17,977
- 13,618
- 491,786

تصدیق شدہ کیس | کل ایکٹو کیس | کل رکوریز | کل اموات

تصدیق شدہ کیس	کل ایکٹو کیس	کل اموات	کل رکوریز
1,575,976	742	30,639	1,544,595
گزشتہ 24 گھنٹے:7	گزشتہ 24 گھنٹے:0	گزشتہ 24 گھنٹے:0	گزشتہ 24 گھنٹے:10

Source :Government of Pakistan

کووڈ ایکس بی بی ویرینٹ سے متعلق وائرل ہونے والا میسج جعلی ہے۔ یہ بات قومی ادارہ صحت (این آئی ایچ) سے تصدیق شدہ ہے۔

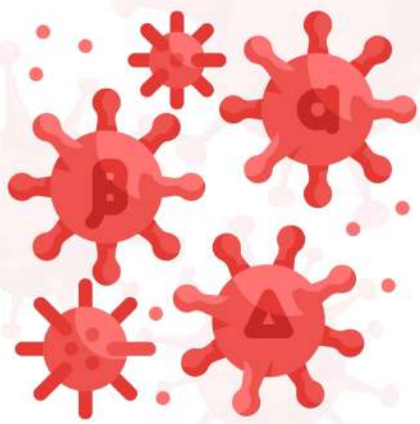

پاکستان کے قومی ادارہ صحت (این آئی ایچ) نے یہ وضاحت جاری کی ہے کہ پاکستان میں کرونا وائرس کے کسی نئے ویرینٹ کی شناخت نہیں ہوئی۔ این آئی ایچ نے اپنی جاری کردہ وضاحت میں مزید کہا ہے کہ پاکستان میں کسی قسم کے نئے ویرینٹ سے متعلق پھیلنے والی تمام خبریں بے بنیاد ہیں۔

چائینہ میں پھیلنے والا یہ نیا ویرینٹ ایکس بی بی کرونا وائرس کا کوئی نیا ویرینٹ نہیں ہے اور نا ہی یہ بی ایف 7 ویرینٹ ہے بلکہ یہ اومیکرون کی ایک پرانی اور ذیلی قسم ہے۔ اب تک پاکستان میں بی ایف 7 کے کسی کیس کی شناخت نہیں ہوئی ہے۔ لیکن پاکستان کے دونوں ہمسایہ ممالک، چین اور بھارت میں کرونا وائرس کے دوبارہ بڑھتے ہوئے نئے کیسز کی بدولت محکمہ صحت کے حکام میں تشویش ضرور پائی جاتی ہے۔

ڈبلیو ایچ او کے مطابق ایکس بی بی ویرینٹ اومیکرون کی ایک ذیلی قسم ہے۔ ابتدائی تحقیقات پر مبنی ثبوتوں کے مطابق، اومیکرون کے باقی ذیلی متغیرات کی نسبت کووڈ ایکس بی بی ویرینٹ کے لوگوں میں پھیلنے کا زیادہ خطرہ موجود تھا۔

Source: Dawn

اب تک بی ایف 7 ویرینٹ کی انڈیا، امریکہ، برطانیہ، اور کئی یورپی ممالک جیسے بیلجیم، جرمنی، فرانس اور ڈنمارک جیسے ممالک میں شناخت سامنے آئی ہے۔ بی ایف 7 ویرینٹ سے متاثرہ مریض میں سینے کے بالائی حصوں میں انفیکشن، سانس لینے میں دشواری، بخار، گلے میں خراش، ناک کے بہنے اور کھانسی جیسی علامات ظاہر ہوتی ہے۔

ماہرین کی طرف سے اظہار رائے کی آزادی، جعلی معلومات، جھوٹی خبروں، اور غلط معلومات کے اثرات سے نمٹنے کے لئے باہمی تعاون پر مبنی نقط نظر کی اہمیت پر زور دیا گیا۔

پوری دنیا کی طرح، پاکستان میں بھی جعلی خبریں اور غلط معلومات، عوامی اظہار رائے اور جمہوری اقتدار کے لئے ایک بڑا خطرہ بن چکی ہیں۔ آن لائن ڈس انفارمیشن (غلط معلومات) نے قابل اعتماد معلومات تک رسائی، پولیٹیکل پولرائزیشن (سیاسی تقسیم)، سوشل میڈیا پر پھیلائی جانے والی جعلی معلومات، میڈیا اور صحت سے متعلق جاری ہونے معلومات پر عدم اعتماد اور نفرت انگیز معلومات جیسے مسائل نہ صرف پیدا کئے ہیں بلکہ ان میں اضافہ کیا ہے۔
تقریبا" 5.8 ملین انٹرنیٹ صارفین کی موجودگی میں جعلی خبروں اور غلط معلومات کے اثرات اور خطرات کئی گنا بڑھ گئے ہیں۔

ایک مربوط معلوماتی نظام پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے اکاؤنٹیبلٹی لیب پاکستان نے فاطمہ جناح وومن یونیورسٹی راولپنڈی میں "جعلی خبروں اور غلط معلومات کے نوجوانوں پر اثرات" پر پینل ڈسکشن کا انعقاد کرایا۔ پینل ڈسکشن کے مقررین نے معاشرے اور خاص طور پر نوجوانوں پر جعلی خبروں اور غلط معلومات کے اثرات اور بنیادی محرکات کا جائزہ لیا اور شہریوں کے لئے میڈیا خواندگی کی اہمیت پر بھی زور دیا گیا۔ سیشن میں غلط معلومات کے خاتمے کے لئے موئثر حکمت عملیوں اور طریقہ کار پر بھی بات کی گئی۔

آگاہی سیشن اور پینل ڈسکشن کے مقررین نے معاشرے اور خاص طور پر نوجوانوں پر جعلی خبروں اور غلط معلومات کے اثرات اور بنیادی محرکات کا جائزہ لیا اور شہریوں کے لئے میڈیا خواندگی کی اہمیت پر بھی زور دیا گیا۔ سیشن میں غلط معلومات کے خاتمے کے لئے موئثر حکمت عملیوں اور طریقہ کار پر بھی بات کی گئی۔

یہ نوجوانوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ معاشرے میں تباہ کن اثرات مرتب کرنے والی غلط معلومات کا مقابلہ کرنے کے لئے مدد کریں۔

خاص طور پر میڈیا اسٹڈیز کے طلباء جو اس کی بہتر افہام و تفہیم رکھتے ہیں۔ یہ طلباء دوسروں کے لئے آگاہی پیدا کرنے، جعلی خبروں اور غلط معلومات کے پھیلنے کے نتیجے میں پیدا ہونے والے چیلنجز سے نمٹنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

—— متین حیدر
سینئیر اینکر پرسن اور تجزیہ نگار

میڈیا میں جعلی خبروں اور غلط معلومات کا رجحان کوئی نئی بات نہیں ہے تاہم انٹرنیٹ، ٹیکنالوجی اور سوشل میڈیا میں جدت جعلی معلومات اور غلط خبروں کے پھیلنے میں اضافے کا سبب بنی ھیں۔

ایک ذمہ دار شہری ہونے کے ناطے ہمیں اپنے سوشل نیٹ ورک میں موجود لوگوں سے معلومات کا تبادلہ کرنے سے پہلے اس کے ذرائع کو سمجھنے اور پہچاننے کی ضرورت ہے۔

—— ،ڈاکٹر شازیہ حشمت
اسسٹنٹ پروفیسر، کمیونیکیشن اینڈ میڈیا اسٹڈیز، فاطمہ جناح وومن یونیورسٹی راولپنڈی

"آپ کا ہر کلک فیک نیوز انڈسٹری کی مالی معاونت میں حصہ ڈالتا ہے۔

تعلیمی اداروں کے لئے یہ انتہائی ضروری ہے کہ وہ اپنے طلباء کے معاشرے میں مثبت کردار کو یقینی بنانے کے لئے میڈیا خواندگی کو نصاب کا ایک اہم جز بنائیں۔ یہ اساتذہ کرام کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے طلباء کو اس قابل بنائیں کہ وہ مختلف ذرائع سے حاصل ہونے والی معلومات کا تنقیدی جائزہ لے سکیں۔

—— ڈاکٹر ظفر اقبال
ڈین سوشل سائنسز اسلامک انٹرنیشنل یونیورسٹی اسلام آباد

غلط معلومات کو روکنے کے طریقے

غلط معلومات کا مقابلہ کرنے کے لئے سب سے پہلے معلومات کے صحیح یا غلط ہونے کے بارے میں جاننا سیکھیے۔ معلومات کی درستگی یا غلط ہونے کو جاننے کے لئے مندرجہ ذیل طریقہ کار اپنائیں۔

کہانی کے مذاق یا طنزیہ ہونے کو چیک کرنا

بہت سی ایسی ویب سائٹس موجود ہیں جو لوگوں کو ہنسانے کے لئے مواد کا اشتراک کرتی ہیں، اگر کوئی چیز پر اسرار یا غیر حقیقی ہو تو یہ ضرور چیک کریں کہ وہ مواد معلومات شئیر کرنے کی غرض سے یا پھر لوگوں کی تفریح کے لئے ویب سائٹس پر موجود ہے۔

ذرائع کا جاننا

صارفین معلومات حاصل کرنے والی ویب سائٹ پر سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ کیا اس ویب سائٹ پر "ہم سے رابط کریں" یا "ہمارے بارے میں" سے متعلق معلومات درج ہیں؟ یہ بھی دیکھیں کہ کیا اس ویب سائٹ میں کوئی قابل اعتماد ڈومین جیسے "edu" یا "gov" درج ہے؟ مصنف کی کیا اسناد ہیں؟ کیا مصنف نے اس کے علاوہ بھی کچھ لکھا ہے؟ تحریر کے پیچھے چھپے مقاصد کو جاننے کی کوشش کریں۔ یہ ضرور جانیے کہ کس نے آپ کیساتھ معلومات شئیر کیں ہیں؟ کیا وہ معلومات شئیر کرنے کا کوئی قابل اعتماد ذریعہ ہیں؟

ہیڈ لائنز سے ہٹ کر پڑھیں

کثر اوقات ہیڈ لائینز لوگوں کی توجہ حاصل کرنے کے لئے سنسنی خیز مواد استعمال کرتی ہیں۔ ہیڈ لائینز میں دی جانے والی معلومات پر خود تحقیق کریں اور یہ جاننے کی کوشش کریں کہ کیا کوئی ایسا مواد موجود ہے جو ہیڈ لائینز میں کئے گئے دعوں کی تصدیق کرتا ہو؟ کیا مصنف نے کہیں سے اپنی پسند کا کوئی ڈیٹا اکٹھا کر کے سیاق وسباق سے ہٹ کر کوئی معلومات تو شئیر نہیں کیں؟ اگر ایسا ہی ہے تو معلومات کو آگے شیئر کرنے سے اجتناب کریں۔

معاون ذرائع

گر آپ کے پاس کوئی ایسی معلومات ہیں جو کسی معتبر مصنف کی طرف سے دی گئی ہیں تو وہ اکثر حقائق کیساتھ اپنے دعوں کا دفاع کرتے ہیں اور اگر ایسا نہیں ہے تو خبردار ہو جائیں۔ اگر آپ یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ ان کی معلومات میں کیا گیا دعوی کس حد تک ٹھیک ہے تو پھر آپ معلومات میں دیے جانے والے ذرائع چیک کریں اور دیکھیں کہ کیا آپ بھی وہی نتیجہ اخذ کرتے ہیں جو انہوں نے اپنی معلومات سے اخذ کیا ہے۔

تاریخ چیک کریں

بعض اوقات لوگ کئی سال پرانا مواد شیئر کر رہے ہوتے ہیں جو کہ موجودہ صورتحال کے تناظر میں غیر متعلقہ ہوتا ہے۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ تک پہنچنے والی معلومات حالیہ ہیں اور اگر ایسا نہیں ہے تو یہ دیکھیں کہ وہ معلومات آپ کی ساکھ کو کس حد تک متاثر کر سکتی ہیں۔

تعصب چیک کرنا

اس بات پر غور کریں کہ آپ کے عقائد کیسے اور کس حد تک آپ کے فیصلوں پر اثر انداز ہوتے ہیں؟ کیا آپ معلومات کو صرف معروضی حالات کے تناظر میں دیکھ رہے ہیں یا پھر یہ جاننا چاہ رہے ہیں کہ وہ معلومات آپ کے نقطہ نظر سے کس حد تک مطابقت رکھتی ہیں یا کس حد تک متصادم ہیں؟

سوشل میڈیا غلط معلومات کے پھیلاؤ میں معاونت کر رہا ہے

سوشل میڈیا صارفین کی طرف سے لگائی جانے والی روزانہ کی بنیاد پر سیکڑوں پوسٹوں اور اپلوڈ کی جانے والی ویڈیوز کی بھرمار غلط معلومات میں اضافے کا سبب بن رہی ہیں۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز صارفین کو بغیر کسی منظم قواعد وضوابط کے سب کچھ کہنے کی اجازت دیتے ہیں۔ اسی طرح ویب سائٹس پر لگائے گئے بوٹس اور الگورتھم بغیر کسی ٹھوس تصدیق کے مواد کو پھیلانے کی اجازت دیتے ہیں۔ غلط معلومات سے بچنا اور حقائق تک پہنچنا ایک وقت طلب چیز ہے۔ صارفین معلومات کی درستگی کی تصدیق کئے بغیر سب سے پہلے معلومات کے اشتراک کی غرض سے جلدی سے شئیر کا بٹن دبا دیتے ہیں۔

متعلقہ ماہرین سے تصدیق کرنا

اگر آپ یہ نہیں بتا سکتے کہ دستیاب معلومات سچ ہیں یا جھوٹ تو آپ معلومات کی درستگی کے لئے کسی متعلقہ ماہر سے رابطہ کریں یا پوچھیں، جیسا کہ کسی ڈاکٹر سے یا صحت سے متعلق کسی اور ماہر سے، سائنسدان سے یا کسی لائبریرین سے پوچھیں جو آپ کی درست سمت میں رہنمائی کر سکے۔ فیکٹ چیک کرنے والی ویب سائٹس بھی من گھڑت اور حقائق پر مبنی مواد میں تفریق کرنے میں آپ کی بہترین رہنمائی کر سکتی ہیں۔

جھوٹی اور من گھڑت خبروں کا پتہ کیسے لگا سکتے ہیں؟

ذرائع کا جاننا

کہانی سے متعلق ویب سائٹ، اس کے مقصد اور ریفرنس کے طور پر دی گئی معلومات پر تحقیقات کریں۔

کہانی سے ہٹ کر پڑھیں

کہانی کی شہ سرخیاں کلکس کے حاصل کے لئے استعمال ہو سکتی ہیں۔ لہذہ مجموعی طور پر پوری کہانی کو پڑھیں۔

مصنف کے بارے میں جانیئے

مصنف کے حقیقی اور قابل اعتماد ہونے کے بارے میں تحقیق کریں۔

معاون ذرائع

کہانی میں دیئے گئے لنکس پر کلک کریں، یہ چیک کریں کہ آیا دیئے گئے لنکس واقعی اصل کہانی کو بیان کرتے ہیں۔

تاریخ چیک کریں

گزشتہ کہانیوں کو دوبارہ اپ لوڈ کرنے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ نئے واقعات سے متعلق ہیں۔

کہانی کے مذاق یا طنزیہ ہونے کو I چیک کرنا

کہانی میں دیکھیں کہ کوئی طنزیہ مواد تو شامل نہیں ہے، تصدیق کے لئے مصنف اور ویب سائٹ پر تحقیقات کریں۔

تعصب داری چیک کرنا

اس بات پر بھی غور کریں کہ آپ کے اپنے عقائد کسی کہانی کو جانچنے کی اہلیت پر اثرانداز ہو سکتے ہیں۔

متعلقہ ماہرین سے تصدیق کرنا

مختلف کتابوں کا مطالعہ کریں اور فیکٹ چیکنگ سائٹ سے تصدیق کریں۔